REGD NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۷/۱۲ ۱۴ اخاء ۱۳۳۷ ہش ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۸ء نمبر ۲۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مشرقی پاکستان میں انسداد رشوت ستانی کے افسروں کیلئے بعض نئے اختیارات آرڈیننس کا

یہ افسر انسداد رشوت ستانی کے سلسلہ میں کسی شخص کو بھی بغیر وارنٹ کے گرفتار کر سکتے ہیں

ڈھاکہ ۱۳ اکتوبر۔ مشرقی پاکستان کے گورنر جناب ذاکر حسین نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس میں محکمہ انسداد رشوت ستانی کے افسروں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ انسداد رشوت ستانی کے قانون مجریہ ۱۹۵۸ء کے تحت کسی شخص کو بھی بغیر وارنٹ کے گرفتار کر سکتے ہیں جس جس مرتبہ کے افسروں کو یہ اختیار دیا گیا ہے اس کی وضاحت بھی آرڈیننس میں کی گئی ہے۔

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج سیرالیون مشن نے گزشتہ دنوں اطلاع دی تھی۔ کہ چوہدری محمود احمد صاحب شاد فری ٹاؤن میں ہسپتال میں زیر علاج ہیں آج بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ تاحال خاطر خواہ افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اپنے مخلص اور محنتی مجاہد بھائی کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر)

چین نے کیموئے کے علاقے میں جنگ بندی کی میعاد دو ہفتہ اور بڑھا دی

پیکنگ ۱۳ اکتوبر۔ چین نے کیموئے اور متسو کے علاقے میں جنگ بندی کی میعاد مزید دو ہفتوں کے لئے بڑھا دی ہے تاہم اس نے یہ وضاحت کی ہے کہ اگر امریکہ کے جہازوں نے کسی قسم کی مداخلت کی۔ تو گولہ باری پھر شروع کر دی جائے گی۔ ادھر اطلاع ملی ہے کہ کیموئے وغیرہ جزائر کے سات ہزار سے زیادہ شہریوں کو فارموسا پہنچا دیا گیا ہے۔ ان میں زیادہ تر عورتیں بچے اور طالب علم شامل ہیں۔

— بیروت ۱۳ اکتوبر۔ صدر شہاب سابق صدر شمعون کے حامیوں اور رشید کرامی کے درمیان مصالحت کرانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس طرح اب وہاں ایک نمائندہ حکومت کا قیام آسان ہو گیا ہے

لاہور میں عام استعمال کی چیزوں کی قیمتیں مقرر کر دی گئیں

قیمتوں کے کنٹرول سے متعلق احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دی جائیگی

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ سول ڈسٹرکٹ لاہور میں مارشل لاء کے ڈپٹی سب ایڈمنسٹریٹر بریگیڈیر گل نواز خاں نے اتوار کی رات کو عام استعمال کی ۲۱ چیزوں کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ جو شخص قیمتوں کے کنٹرول سے متعلق احکام کی خلاف ورزی کرتا ہوا پایا جائے گا۔ اسے مارشل لاء کے قواعد کے تحت سخت سزا دی جائے گی۔ ان میں سے بعض چیزوں کی مقرر کردہ قیمتیں درج ذیل ہیں۔ گندم ۵ سیر۔ سوجی پونے گیارہ آنے سیر۔ میدہ ۱۰ سیر۔ چاول باسمتی ۱۰ آنے سیر۔ چاول پرمل ۸ سیر۔ چاول بیگمی ۶ سیر۔ دال مونگ ساڑھے دس آنے سیر۔ دال ماش سوا نو آنے سیر۔ دال ماش دھلی ہوئی ساڑھے دس آنے سیر۔ دال چنا ۱۰ سیر۔ چنا ۱۲ سیر۔ مکئی ۱۲ سیر ڈبل روٹی ½ پونڈ اڑھائی آنہ۔ ایک پونڈ ۵ آنے۔ بی بی ڈبل روٹی ½ پونڈ ۳ ایک پونڈ ۶۔ دیسی گھی ساڑھے چار روپے سیر بناسپتی گھی کھلا ہوا دو روپے ۱۲ سیر دودھ ۸ آنے سیر ابلا ہوا دودھ ۹ سیر۔ مکھن دو روپے پاؤنڈ۔ کریم دو روپے آٹھ آنے پونڈ۔ بکری کا گوشت دو روپے سیر گائے کا گوشت ۱۲ سیر۔ انڈے ایک روپیہ آٹھ آنے درجن۔ مٹی کا تیل ۳ آنے بوتل۔ ان قیمتوں پر کسی وقت بھی نظر ثانی کی جا سکتی ہے۔

حیدر آباد میں ۸ ہزار بوری اناج پکڑا گیا

حیدر آباد ۱۳ اکتوبر۔ حیدر آباد ڈویژن میں مارشل لاء کے حکام نے کل چھاپے مار کر اناج کے دو بڑے ذخیرے قبضہ میں لے لئے ہیں۔ ان میں سے ایک ذخیرہ ٹنڈو الہ یار کے مقام پر چھ ہزار بوری اناج پکڑا گیا۔ اور حیدر آباد شہر سے دو ہزار ایک سو ستر بوری اناج پکڑا گیا۔

— واشنگٹن ۱۳ اکتوبر۔ امریکہ کے ایٹمی طاقت کے کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ روس نے ایک اور ایٹمی تجربہ کیا ہے

مولانا بھاشانی اور تین سابق مرکزی وزیر گرفتار

ڈھاکہ ۱۳ اکتوبر۔ کل سابق نیشنل عوامی پارٹی کے قائد مولانا عبد الحمید خاں بھاشانی تین سابق وزراء ایک سابق صوبائی وزیر تین سابق ارکان اسمبلی اور تین اعلیٰ سرکاری افسر گرفتار کر لئے گئے۔ مولانا بھاشانی کو پاکستان سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کر کے ڈھاکہ کی سنٹرل جیل میں بھیج دیا گیا۔ انہیں مرزا پور (میمن سنگھ) سے گرفتار کر کے ڈھاکہ لایا گیا تھا۔ ڈھاکہ میں جو سابق مرکزی و صوبائی وزراء سابق ارکان اسمبلی اور سرکاری افسر گرفتار کئے گئے۔ انہیں مشرقی پاکستان کے محکمہ انسداد رشوت ستانی نے بد دیانتی کے الزامات میں گرفتار کیا ہے۔ ان میں سے سابق مرکزی وزراء یہ ہیں (۱) مسٹر حمید الحق چوہدری (۲) مسٹر ابو المنصور احمد اور (۳) مسٹر عبد الخالق۔ سابق صوبائی وزراء میں سے شیخ مجیب الرحمٰن کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جن سابق ارکان اسمبلی کو گرفتار کیا گیا ہے ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) مسٹر نور الدین (۲) مسٹر عبد الحمید اور (۳) مسٹر قربان علی

جو اعلیٰ سرکاری افسر گرفتار کئے گئے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳؍ اکتوبر

مسلمان کا لباس

جیسا کہ ہم نے کل کے اداریہ میں لکھا ہے اسلام کے پنج بناء کلمہ شہادت نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جو ناواقف لوگ اسلام کے متعلق آکر پوچھتے کہ اسلام کیا ہے۔ تو آپ انہی پانچ چیزوں کا نام لیتے۔ چنانچہ مشکوٰۃ کے شروع ہی میں ایک متفق علیہ حدیث میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہم یہاں حدیث کا متعلقہ حصہ نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کے راوی سیدنا حضرت عمر بن خطاب ہیں۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ذات یوم اذا طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا۔ قال صدقت۔ فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ

اس ذرا طویل حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

ثم قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبرئیل اتٰکم یعلمکم دینکم۔

صرف احادیث ہی سے یہ پنج بنائے اسلام ثابت نہیں ہوتے۔ بلکہ قرآن کریم سے بھی یہی ثابت ہوتے ہیں۔ اور مسلمانوں کا آج تک اس پر تعامل بھی اس بات کی تائید کرتا ہے۔ کہ اسلام کے پنج بنا یہی پانچ چیزیں ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسلمان ہونے کے لئے ان پر عمل لازمی ہے۔ اسی لئے اسلامی اصطلاح میں ان کو "فرض" کہا جاتا ہے۔

جو مسلمان ان پانچ پر عمل نہیں کرتا۔ اور ان میں سے کسی ایک کا بھی تارک ہے۔ اس کا اسلام یقیناً نامکمل ہے۔ پھر اگر ہم ان پانچ فرائض کو نیک نیتی سے ادا کریں۔ تو یقیناً ہم نخل اسلام کا پھل کھا سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔

کوئی زمانہ تھا کہ مسلمان ان پانچ ارکان اسلام کی پابندی نہایت جوش وخروش سے کرتے تھے۔ تارک نماز خال خال ہی ہوتے تھے۔ روزہ بھی قریباً چھوٹے بڑے سبھی رکھتے تھے۔ صاحبان نصاب زکوٰۃ بھی بڑے اہتمام سے ادا کرتے تھے۔ استطاعت رکھنے والے حج بھی ضرور کرتے تھے۔ کلمہ شہادت تو خیر ہر وقت زبانوں پر رہتا تھا۔ ایک مسلمان کا یہ معمول ہوتا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مسلمان کہلانے والے کے لئے ان ارکان اسلام کی پابندی ایسی ہی ہے جیسی کہ ایک جاندار کے لئے زندہ رہنے کے لئے خوراک لازمی ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہم مسلمان تو کہلاتے ہیں اور کلمہ شہادت تو بار بار، فدا ذرا سی بات پر شاید پڑھ دیتے ہیں۔ لیکن نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے اتنے پابند نہیں رہے۔ مسلمان کہلانے کے لئے ان فرائض کی پابندی جو اہمیت رکھتی ہے وہ ہمارے ذہنوں سے نکل گئی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ آج اکثر لوگ جو یہ فرائض ادا بھی کرتے ہیں اس طرح کرتے ہیں۔ کہ گویا وہ اللہ تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر احسان کر رہے ہیں۔ حالانکہ جب ہم اپنے لئے مسلمان کا سا عظیم الشان لفظ استعمال کرتے ہیں۔ تو ہم پر لازم ہو جاتا ہے۔ کہ اس نام کو پانے کے لئے کم از کم ان پنج ارکان کی پابندی تو کریں۔

بے شک ان ارکان اسلام کو ترک کرنے کے لئے بعض شرعی عذرات بھی ہیں۔ لیکن ان عذرات کی عدم موجودگی میں ان میں سے کسی کو ترک کرنا ایک مسلمان کے لئے ہرگز جائز نہیں۔

ہم میں سے بہت سے لوگ ہیں جو اسلام کی خوبیاں زبانی بیان کرنے میں بہت طاق ہیں۔ انکی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلام کے بڑے شیفتہ ہیں۔ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ آج اگر دنیا کو تباہی سے کوئی نظریہ حیات بچا سکتا ہے تو وہ اسلام ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اسلام کی تمام خوبیاں زبانی گنوا بھی دیتا ہے۔ مگر وہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا پابند نہیں ہے تو اس کی باتیں لاحاصل ہیں۔ زبان سے وہ جس چیز کا اقرار کرتا ہے۔ اعمال سے خود ہی اس کی تردید کرتا ہے۔

کوئی ننگا انسان اگر شاندار لباس کی تعریفوں میں زمین وآسمان کے قلابے ملا دیتا ہے تو اس سے کیا حاصل جب اس کا اپنا بدن ڈھانپنے کے لئے اس کے پاس چیتھڑے بھی نہیں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ایک مسلمان کے لئے لباس کی حیثیت رکھتے ہیں جب تک وہ اس لباس سے ملبوس نہ ہو۔ وہ اسلام سے ننگا ہے۔

آج اگر ہم مسلمان بننا چاہتے ہیں تو ہمیں اسلام کا یہ لباس زیب تن کرنا چاہیئے محض اسلام کی خوبیاں بیان کرنے سے نہ تو ہماری ذات کو کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے، اور نہ کسی دوسرے شخص کو اس سے فائدہ ہو سکتا ہے۔

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کے طفیل احمدی مسلمان نماز روزہ کے پابند ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بعض نوجوان اس میں سستی برتتے ہیں۔ یہ سستی ترک کر دینی چاہیئے۔ تاکہ ہم کم سے کم مسلمان کہلانے کے مستحق ہو سکیں۔ جو کام اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کے سپرد کیا ہے وہ احیائے اسلام ہے۔ سب سے پہلا کام جو ہم نے کرنا ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اسلامی لباس سے ملبوس کریں۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائیں تو جیسا کہ کہتے ہیں خربوزہ خربوزہ کو دیکھ کر رنگ لاتا ہے خود بخود یہ لوگ اپنا یہ اتارا ہوا لباس زیب تن کر لیں گے اگر ہم اپنے وقت میں اتنا کام ہی کر جائیں۔ تو ہم خدا کے حضور سرخرو ہو کر جا سکیں گے۔

مرکز سے استفادہ کے دو طریق

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

"الفضل ہمارے سلسلہ کا بڑا اہم آرگن ہے۔ اسکی طرف توجہ کرنی چاہیئے ..... دوستوں کو چاہیئے کہ

الفضل کی اشاعت کی طرف توجہ کریں کیونکہ مرکز کا آرگن اگر پہنچتا رہے تو مرکز سے تعلق قائم رہتا ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ آپ لوگوں کو بار بار ربوہ آنا چاہیئے۔ آپ یہ تو نہیں کرتے کم سے کم الفضل پڑھ کے ہی آیا کریں۔ اس سے بھی کچھ تعلق ہو جائے گا مگر الفضل کافی نہیں۔ بیشک الفضل خریدیں بھی اور لوگوں کو پڑھوائیں بھی۔ لیکن اسکے علاوہ خود عادت ڈال لیں۔ کہ چاہے کچھ تنگی اٹھانی پڑے۔ کام کو کچھ تھوڑا بہت نقصان پہونچے۔ پھر بھی بار بار یہاں آتے رہیں۔ اور بغیر میری طبیعت پر بوجھ ڈالنے کے

فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں

وہ طریق یہی ہے کہ نماز کیلئے میں گیا تو وہاں بات کر لی اور کوئی مسئلہ پوچھ لیا"

(تقریر حضرت اقدس برجلسہ سالانہ ۲۸؍ دسمبر ۱۹۵۵ء) (الفضل ۱۵؍ اپریل ۱۹۵۶ء)

مینجر الفضل

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

(قسط نمبر ۲)

انسانیت کے لئے رحمت

جب میں نے تمام مخلوقات میں سے انسان کی عبادتوں کو دیکھا اور اس کی غلطیوں کے ساتھ اس کی توبہ پر نظر کی اور اس کی ناکامیوں کے ساتھ اس کی متواتر جدوجہد کا معائنہ کیا۔ تو میرا دل خوشی سے اچھل پڑا۔ اور میں نے کہا اس خوبصورت دنیا میں ایسی اچھی مخلوق کیسی بھلی معلوم دیتی ہے۔ کس طرح دل کھینچتی ہے۔ مگر جب میں اس سرور سے متکیف ہو رہا تھا یکدم میری نگہ چند لوگوں پر پڑی۔ جنہوں نے سیاہ جبے پہن رکھے تھے۔ جن کی بڑی بڑی داڑھیاں اور موٹی موٹی تسبیحیں اور سنجیدہ شکلیں انہیں مذہبی علماء ثابت کر رہی تھیں۔ ان کے گرد ایک جمگھٹا تھا۔ کثرت سے لوگ ان کی باتوں کو سنتے اور ان سے متاثر ہوتے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کے اکثر لوگ ان کی توجہ کا شکار ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ ان کے چہروں سے علم کے آثار ظاہر تھے۔ اور ان کی باتوں سے درد اور محبت کی بو آتی تھی۔ انہوں نے لوگوں کو مخاطب کیا۔ اور کہا کہ اے بدبخت انسانو! تم کیوں خاموش ہو؟ آخر کس امید پر تم جی رہے ہو؟ کیا تم کو اس جہنم کے گڑھے کی خبر نہیں جو تمہارے آباء نے تمہارے لئے تیار کر رکھا ہے۔ وہ نہ بجھنے والی آگ جو گندھک سے بھڑک رہی ہے۔ وہ تاریکی جس کے سامنے اس دنیا کی تاریکیاں روشنی معلوم ہوتی ہیں۔ تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ پھر تم کیوں خوش ہو؟ تم کس منہ سے نجات کے طالب ہو۔ اور تمہارا دل کس طرح اس کی تمنا کر سکتا ہے۔ تم نہیں سمجھتے کہ پاک اور ناپاک کا جوڑ نہیں۔ اور ماضی کا بدلنا کسی کے اختیار میں نہیں۔ تم میں سے کون ہے جو کہے کہ وہ پاک ہے؟ اور خدا تعالیٰ سے ملنے کا مستحق ہے؟ اور تم میں سے کون ہے کہ جو کہے کہ وہ پاک ہو سکتا ہے؟ کیونکہ شریعت پاک نہیں ناپاک کرتی ہے جو حکم فرمانبردار نہیں نافرمان بناتا ہے۔ کون ہے جو تمام حکموں پر عمل کر سکتا ہے؟ اور جس نے ایک ادنیٰ سے حکم کی بھی نافرمانی کی وہ باغی بن گیا۔ کیا عمدہ سے عمدہ شے کو ایک قطرہ ناپاکی کا ناپاک نہیں کر دیتا؟ پھر تم کس طرح خیال کر سکتے ہو کہ تم پاک ہو۔ یا پاک ہو سکتے ہو؟ کیا تم کو یاد نہیں کہ تمہارے باپ آدم نے گناہ کیا اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو بھول گیا اور شیطان نے اس کو اور اس کی بیوی حوا کو جو تمہاری ماں تھی ورغلایا اور گنہگار کر دیا؟ تم جو ان کی اولاد ہو کس طرح خیال کر سکتے ہو کہ ان کے گناہ کے ورثہ سے حصہ نہ لو گے؟ کیا تم امید کرتے ہو کہ ان کی دولت پر تو تم قابض ہو جاؤ اور ان کے قرضے ادا نہ کرو؟ ان کی نیکیاں تو تم کو مل جائیں اور ان کے گناہ میں تم حصہ دار نہ بنو؟ اور جب گناہ تم کو ورثہ میں ملا ہے تو تم اس ورثہ کی لعنت سے بچ کیونکر سکتے ہو؟ تم خیال کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ تم کو معاف کر دیگا؟ نادانو! تم کو یاد نہیں کہ وہ رحم کرنے والا بھی ہے اور عدل کرنے والا بھی؟ اس کا رحم اس کے عدل کے مخالف نہیں چل سکتا۔ پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ تمہاری خاطر اپنے عدل کو بھول جائے؟

میں نے دیکھا ان کی تقریروں میں مایوسی کی لہر اس قدر زبردست تھی کہ امیدوں کے پہاڑوں کو اڑا کر لے گئی۔ جو چہرے خوشیوں سے تمتما رہے تھے حرمان و یاس سے پژمردہ ہو گئے۔ دنیا اور اس کے باشندے ایک کھلونا اور وہ بھی شکستہ کھلونا نظر آنے لگے۔ مگر ذرا سانس لے کر ان علماء نے پھر گرج کر لوگوں کو مخاطب کیا اور کہا۔ مگر تم مایوس نہ ہو کہ جہاں تمہاری امیدوں کو توڑا گیا ہے وہاں ان کے توڑنے کا بھی انتظام موجود ہے۔ اور جہاں ڈرایا گیا ہے وہاں بشارت بھی چھپا رکھی گئی ہے۔ خدا کے عدل نے تم کو سزا دینی چاہی تھی مگر اس کے رحم نے تم کو بچا لیا۔ اور وہ اس طرح کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا کہ تا وہ بے گناہ ہو کر صلیب پر لٹکایا جائے اور سچا ہو کر جھوٹا قرار پائے۔ چنانچہ وہ مسیح کی شکل میں دنیا میں ظاہر ہوا اور یہودنے اسے بلا کسی گناہ کے صلیب پر لٹکا دیا۔ اور وہ تمام ایمان لانے والوں کے گناہ اٹھا کر ان کی نجات کا موجب ہوا۔ پس تم اس پر ایمان لاؤ۔ وہ تمہارے گناہ اٹھا لے گا۔ اس طرح خدا کا عدل بھی پورا ہو گا اور رحم بھی اور دنیا نجات پا جائے گی۔ میں نے دیکھا کہ مایوسی پھر دور ہو گئی۔ اور لوگ خوشیوں سے اچھلنے لگے۔ اور ساری دنیا نے ایسی خوشی کی جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں ملتی۔ اور لوگ آئے اور صلیب کو جو اُن کی نجات کا موجب ہوئی روتے ہوئے چمٹ گئے اور ہنیا اب ہو کہ کبھی اس کو بوسہ دیتے اور کبھی اس کو سینہ سے لگاتے۔ اور ایک دیوانگی کے جوش سے انہوں نے اس چیز کا خیر مقدم کیا لیکن میں نے دیکھا کہ اس جوش کے سرد ہونے پر بعض لوگ سرگوشیاں کر رہے تھے اور آپس میں کہتے تھے کہ یہ تو بے شک معلوم ہوتا ہے کہ گناہ سے انسان نہیں بچ سکتا لیکن امید کا پیغام کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ اگر خدا کے لئے عادل ہونا ضروری ہے تو اس کا بیٹا بھی ضرور عادل ہو گا۔ اور اگر گناہ گار کے گناہ کو معاف کرنا عدل کے خلاف ہے تو بے گناہ کو سزا دینا بھی تو عدل کے خلاف ہے۔ پھر کس طرح ہوا کہ خدا کے بیٹے نے دوسروں کے گناہ اپنے سر پر لے لئے۔ اور خدا نے اس بے گناہ کو پکڑ کر سزا دیدی؟ پھر انہوں نے کہا کہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ موت کو تو گناہ کی سزا بتایا گیا تھا جب گناہ نہ رہا تو موت کیونکر رہ گئی؟ گناہ کے معاف ہونے پر موت بھی تو موقوف ہو جانی چاہیئے تھی۔ پھر بعض لوگوں نے کہا کہ ہم سے تو اب بھی گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ اگر ورثہ کا گناہ دور ہو گیا تو گناہ ہم سے باوجود بچنے کی کوشش کے کیوں ہو جاتا ہے؟ بعض دوسروں نے ان کو دیر سے یہ کہتے سنا تو انہوں نے کہا کہ ہم سے بھی اور ہم سے بھی؟

پھر میں نے عالم خیال میں دیکھا کہ اُن لوگوں نے کہا کہ خدا نے ہم کو کس لئے پیدا کیا؟ انسانیت جو اس قدر اعلیٰ شے سمجھی جاتی تھی کیسی ناپاک ہے؟ کس طرح گناہ سے اس کا بیج پڑا۔ اور گناہ میں اس نے پرورش پائی اور گناہ ہی اسکی خوراک بنی۔ اور گناہ ہی اس کا اوڑھنا اور بچھونا ہوا۔ ایسی ناپاک شے کو وجود میں لانے کا مقصد کیا تھا؟ یہ جنت کیا شے ہے اور کس کے لئے ہے؟ کیونکہ ہم کو تو سوائے مایوسی کے کچھ نظر نہیں آتا اور دوزخ کے سوا کسی شے کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ وہ ابھی فکروں میں تھے کہ پھر وہی شیریں اور مست کر دینے والی آواز جو کئی بار پہلے بھی دنیا کے عقدے حل کر چکی تھی بلند ہوئی۔ پھر اس آواز کی صداؤں سے پُر کیف نغمے پیدا ہو کر دنیا پر چھا گئے۔ پھر ہر شخص گوش بآواز ہو گیا۔ پھر ہر دل رجا و امید کے جذبات سے دھڑکنے لگا۔ وہ آواز بلند ہوئی اور اس نے دنیا کو اس بارہ میں ایک طویل پیغام دیا۔ جس کے مطلب اور مفہوم کو میں اپنے الفاظ میں اور اپنی تمثیلات سے ادا کرتا ہوں۔ اس نے کہا جو کسی کے دل میں ناامیدی پیدا کرتا ہے۔ وہ اس کے ہلاک کرنے کا ذمہ دار ہے۔ ایمان کی کیفیت خوف و امید کی چاردیواری کے اندر ہی پیدا ہو سکتی ہے اور وہ بھی تب جب امید کا پہلو خوف پر غالب ہو۔ پس جو امید کو دور کرتا ہے وہ گناہ کو مٹاتا نہیں بڑھاتا ہے۔ اور خطرہ کو کم نہیں زیادہ کرتا ہے۔ آدم نے بے شک خطا کی لیکن وہ ایک بھول تھی۔ وہ بالبتہ گناہ نہ تھا۔ لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ باپ جو کچھ کرے بیٹے کو اس کا ورثہ ملے۔ اگر یہ ہوتا تو جاہل ماں باپ کے لڑکے ہمیشہ جاہل رہتے۔ اور عالموں کے عالم مسلول ماں باپ کے بچے ہمیشہ مسلول نہیں ہوتے نہ کوڑھیوں کے بچے ہمیشہ کوڑھے ہوتے ہیں۔ بعض باتوں میں ورثہ ہے اور بعض میں ورثہ نہیں۔ اور جہاں ورثہ ہے وہاں بھی خدا تعالیٰ نے ورثہ سے بچنے کے سامان پیدا کئے ہیں۔ اگر ورثہ سے بچنے کے سامان نہ ہوتے تو تبلیغ اور تعلیم کا مقصد کیا رہ جاتا؟ کافروں کے بچوں کا ایمان لے آنا بتاتا ہے کہ ایمان کے معاملہ میں خدا تعالیٰ نے ورثہ کا قانون جاری نہیں کیا۔ اگر اس میں بھی ورثہ کا قانون جاری ہوتا تو مسیح کی آمد ہی بیکار ہو جاتی۔ اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو نیک طاقتیں دیکر پیدا کیا ہے۔ پھر بعض انسان ان حالتوں کو ترقی دیتے ہیں اور کامیاب ہو جاتے ہیں اور بعض ان کو پاؤں میں روند دیتے ہیں اور نامراد ہو جاتے ہیں قانونِ شریعت

بے شک سب کا سب قابل عمل ہے۔ لیکن نجات کی بنیاد عمل پر نہیں ایمان پر ہے جو فضل کو جذب کرتا ہے۔ عمل اس کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔

اور نہایت ضروری ہے۔ لیکن پھر بھی وہ تکمیل کا ذریعہ ہے۔ اور ذریعہ کی کمی سے چیز کا فقدان نہیں ہوتا۔ بیج سے درخت پیدا ہوتا ہے لیکن پانی سے وہ بڑھتا ہے۔ ایمان بیج ہے اور عمل پانی جو اسے اوپر اٹھاتا ہے خالی پانی سے درخت نہیں اُگ سکتا۔ لیکن بیج ناقص ہو اور پانی میں کسی قدر کمی ہو جائے تب بھی درخت اُگ آتا ہے کسان ہمیشہ پانی دینے میں غلطیاں کر دیتے ہیں۔ لیکن اس سے کھیت مارے نہیں جاتے۔ جب تک بہت زیادہ غلطی نہ ہو جائے۔ انسانی عمل ایمان کو تازہ کرتا ہے۔ اور اس کی کمی اس میں نقص پیدا کرتی ہے۔ لیکن اس کی ایسی کمی جو شرارت اور بغاوت کا رنگ نہ رکھتی ہے۔ اور حد سے بڑھنے والی نہ ہو ایمان کی کھیتی کو تباہ نہیں کر سکتی۔ اور شرارت و بغاوت بھی ہو تو خدا کا عدل توبہ کے راستہ میں روک نہیں۔ عدل اس کو نہیں کہتے کہ ضرور سزا دی جائے۔ بلکہ اس کو کہتے ہیں کہ بے گناہ کو سزا نہ دی جائے۔ پس گنہگار کو رحم کر کے بخشنا اللہ تعالےٰ کی صفت عدل کے مخالف نہیں عین مطابق ہے۔

اگر عدل کے معنے یہ ہوں کہ ہر عمل کی عمل کے برابر جزا ملے تو بخشش اور نجات کے معنی کیا ہوئے؟ اس طرح تو نہ صرف گناہ کا بخشنا عدل کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ عدل کے معنی برابری کے ہیں۔ اور اگر یہ صحیح ہو تو کسی شخص کو اس کی عمر کے برابر ایام کے لئے ہی نجات دی جا سکتی ہے اور وہ بھی اس کے اعمال کے عمل کے وزن کے برابر۔ مگر اسے کوئی بھی تسلیم نہیں کرتا۔ پھر نہ معلوم خدا تعالےٰ کی رحمت کو اس مسئلہ سے کیوں محدود کیا جاتا ہے؟ اس نے کہا کہ خدا مالک ہے اور مالک کے لئے انعام اور بخشش میں کوئی حد بندی نہیں۔ وہ بے شک وزن کرتا ہے لیکن اس کا وزن اس لئے ہوتا ہے کہ کسی کو اس کے حق سے کم نہ ملے۔ نہ اس لئے کہ اس کے حق سے زیادہ نہ ملے۔ مسیح بے شک بے گناہ انسان اور خدا کا رسول تھا۔ لیکن یہ کہنا درست نہیں کہ وہ دوسروں کا بوجھ اٹھائے گا۔ قیامت کے دن ہر شخص کو اپنی صلیب خود ہی اٹھانی ہوگی۔ اور جو خود اپنی صلیب نہ اٹھا سکے گا۔ وہ نجات بھی نہ پا سکے گا۔ سوائے اس کے کہ خدا کے فضل کے ماتحت اس کو بخشش ہو اور خدا تعالےٰ خود کسی کا بوجھ اٹھا لے پس یہ مت کہو کہ انسان فطرتاً ناپاک ہے ہاں وہ خدا کی دی ہوئی خلعت کو خراب کر دے وہ ناپاک ہے ورنہ خدا کے بندے اس کے قرب کے مستحق ہیں اور قرب پا کر رہیں گے

میں نے دیکھا کہ اس آواز کا بلند ہونا تھا کہ دلوں کی کھڑکیاں کھل گئیں۔ خالق اور مخلوق کے تعلقات روشن ہو گئے اور مایوسیاں امید سے بدل گئیں۔ لیکن ساتھ ہی خشیت الٰہی امید کے ہم پہلو آ کر بیٹھ گئی۔ اور غلط اتکال اور نامناسب استغناء کا دروازہ بند ہو گیا۔ جو ہمت ہار بیٹھے تھے وہ از سر نو شیطان سے آزادی کی جدوجہد میں لگ گئے۔ اور جو حد سے زیادہ امید لگائے بیٹھے تھے اور دوسروں پر اپنا بوجھ لادنے کی فکر میں تھے انہوں نے دوڑ کر اپنے بوجھ اپنے کندھوں پر رکھ لئے۔ دنیا کی بے چینی دور ہو گئی۔ اور اطمینان دلوں میں خیمہ زن ہو گیا اور اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھا کہ انسانیت خوشی سے اچھل رہی تھی۔ میرے دل سے پھر ایک آہ نکلی ویسی ہی جیسے ایک معشوق سے دور پڑے ہوئے عاشق کے سینہ سے نکلتی ہے۔ میں نے دور دور تک بعد زمانی کی غیر متناہی روکوں کو دیکھا اور حسرت سے سر نیچے ڈال دیا۔ میری زبان سے نکلا۔ یہ آواز انسانیت کے لئے بھی رحمت ثابت ہوئی

نسلِ انسانی کیلئے رحمت

میرے دل میں خیال گذرا کہ جس طرح یہ آواز انسانیت کے لئے رحمت ثابت ہوئی ہے کیا انسانوں کے لئے بھی رحمت ہے؟ کیا انسان جسمانی لحاظ سے بھی اس سے کوئی نفع حاصل کرتا ہے اور اس کا محتاج ہے میں اسی خیال میں تھا کہ میں نے دیکھا کچھ لوگ خدا تعالےٰ کی محبت میں سرشار الٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ اور رات دن اسی حالت میں عبادت کرتے رہیں۔ اور میں نے کچھ اور کو دیکھا کہ سخت سردی میں سرد پانیوں میں کھڑے ہو کر ذکر الٰہی میں مشغول ہیں۔ اور ایک اور جماعت کو میں گرمی میں بڑے بڑے الاؤ جلا کر ان میں بیٹھے ہوئے یاد محبوب میں ہوش و حواس سے گم پایا۔ اور بعض کو میں نے دیکھا کہ انہوں نے عہد کر لیا کہ شادیاں نہیں کریں گے۔ اور عورت خاوند اور مرد بیوی کا منہ نہ دیکھے گا۔ اور بعض نے کہا وہ اچھی چیزیں نہیں کھائیں گے۔ بلکہ ہر سال اپنی مرغوب اشیاء میں سے بعض کو ترک کرتے چلے جائیں گے۔ میں نے ان لوگوں کو اسی حال میں دیکھا اور میرا دل تو ترددمیں پڑ گیا ایک طرف ان کو شاندار قربانی مجھے ان کی قدردانی پر مائل کرتی تھی۔ اور دوسری طرف میرا دل سوال کرتا تھا کہ کیا خدا تعالےٰ نے تمام حسن اور خوبی اس لئے پیدا کی ہے۔ کہ اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے اور اسے ترک کیا جائے۔ اور کیا اس سے خدا تعالےٰ پر اعتراض نہیں آتا اس نے سب کچھ سلبی فائدے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور حقیقی فائدے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ میں اسی فکر میں تھا کہ میں نے پھر وہی آواز بلند ہوتی سنی۔ مجھے یوں معلوم ہوا کہ جیسے اس آواز کے مالک کی نگاہ دلوں کی گہرائیوں تک پہنچتی ہے۔ اور انسانی فطرت کی گہرائیاں اس پر روشن ہو جاتی ہیں یا جیسے کوئی دلوں کی واقف اور انسانی خواہشات سے آگاہ ہستی سب کچھ دیکھ کر اسے بتاتی جاتی ہے۔ اور میں نے اس آواز کو جس کی شیرینی کو کوئی شیرینی نہیں پہنچ سکتی اور جس کی دلکشی کے بالمقابل دنیا کے سارے راگ بے لطف نظر آتے ہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ نادانو! ظاہری تقدس تمہارے کام نہیں آ سکتے تقدس یہ نہیں کہ تم اپنے جسم کو تکلیف دو۔ تقدس یہ ہے کہ تمہارے دل صاف ہوں۔ اور بہادر وہ نہیں جو مخالفت سے خائف ہو کر بھاگ جائے۔ بہادر وہ ہے جو مخالفت کے میدان میں کھڑا ہو کر دشمن کی بات تسلیم نہ کرے۔ خدا نے جس چیز کو پاک بنایا ہے اس سے گناہ نہیں پیدا ہو سکتا۔ گناہ تو خدا کے بتائے ہوئے حدود کو توڑنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اسے نادانو! کیا تم یہ نہیں سوچتے کہ خدا تعالےٰ نے صرف تم پر اپنے ہی حق مقرر نہیں کئے۔ جب اس نے تم کو مدنی الطبع بنایا ہے تو اس نے تم پر اپنے دوستوں کے بھی اور اپنے ہمسائیوں کے بھی اور اپنی قوم کے بھی بلکہ اپنے نفس کے بھی حق رکھتے ہیں۔ تم ان سب حقوق کو چھوڑ کر رہبانیت کی زندگی بسر کرتے ہو تو تم ایک نیکی کے ارادے سے دس بدیوں کے مرتکب ہوتے ہو۔ اور گناہ کی دلدل سے نکلنے کی بجائے اس میں اور بھی پھنس جاتے ہو۔ تمہارا شادیاں نہ کرنا تم میں عفت نہیں پیدا کرتا۔ اگر نسل انسانی کے بقا کا ہی نام نیکی ہوتا تو خدا تعالےٰ انسان کو پیدا ہی کیوں کرتا؟ کیا تم اس کام میں نقص نکالتے ہو جو خدا تعالےٰ نے کیا؟ اور اس کی پیدائش میں تغیر کرتے ہو۔ یاد رکھو کہ نیکی یہ نہیں کہ تم نفس کو بلاوجہ دکھ دو اور دروازوں کی موجودگی میں دیواریں پھاند کر آؤ۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی نعمت دل کھول کر [illegible] بتائی ہوئی حد بندیوں کے اندر استعمال کرو تا تمہارے اندر صالح خون پیدا ہو اور تم نیک اعمال پر قادر ہو جاؤ"

میں نے دیکھا یہ بات اس خوبصورت اور یہ نصیحت ایسی پاکیزہ تھی۔ کہ انسانوں کے مرجھائے ہوئے چہروں پر رونق آ گئی۔ اور وہ وحشت زدہ مخلوق جو اپنے سایوں سے بھی ڈر کر بھاگتی تھی۔ اس نے پھر انسانیت کا جامہ پہن لیا اور خدا کی بتائی ہوئی خوبصورتی کو ایک نئی نگاہ سے دیکھنا شروع کیا۔ وہ ہر شئے کو اپنا دشمن سمجھتے تھے اور ہر حسن میں شیطان کا ہاتھ پوشیدہ دیکھتے تھے اور دنیا کو دشمنوں سے گھرا ہوا خیال کرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو تنہا سمجھتے ہوئے بھو کھلائے ہوئے پھرتے تھے میں نے دیکھا ان کے چہروں پر اطمینان ظاہر ہونے لگا۔ بجائے ہر چیز کو زہر خیال کرنے کے تریاق کی خوبیاں بھی انہیں نظر آنے لگیں۔ اور بجائے اپنے آپ کو دشمنوں میں گھرا ہوا محسوس کرنے کے وہ یہ محسوس کرنے لگے کہ اللہ تعالےٰ نے ہر قدم پر ان کے مددگار پیدا کئے ہیں۔ اور ہر پڑاؤ پر ان کی رہنمائی کے لئے علامتیں لگائی ہیں۔ تب انہوں نے اپنی جلد بازیوں پر ندامت کا اظہار کیا اور اپنی بیوقوفیوں پر افسوس کا۔ اور خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرنے لگے کہ اس نے دنیا کو ہمارے دشمنوں سے نہیں بھرا بلکہ دوستوں سے معمور کیا ہے اور شکر و امتنان کے جذبہ سے متاثر ہو کر اپنے مربی اور اپنے ہادی کے آگے سجدہ میں گر گئے۔ میرے دل سے اس پر پھر ایک آہ نکلی۔ اور میں نے کہا کہ یہ آواز نسلِ انسانی کیلئے بھی رحمت ثابت ہوئی۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی بیوی سخت بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے۔ درویشان قادیان و احباب جماعت کامل شفا کے لئے دعا فرمائیں۔

اقبال احمد جالندھری
دفتر حفاظت مرکز۔ ربوہ

(۲) منور احمد کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب سے اس کی جلد شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے

محمد شفیع احمدی
ہیڈ کلرک چیفس کالج لاہور

نظامِ وصیّت کی اہمیت اور ہماری ذمّہ داریاں

(از مکرم میر رفیع احمد صاحب چک جھنگلہ ضلع سرگودھا)

(۲)

ایک دفعہ پھر اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ قرآن کریم کی حکومت دنیا میں قائم ہو۔ نئی زمین اور نیا آسمان ہو اور یہ چیز صرف اور صرف نظامِ وصیت سے ہی ہو سکتی ہے۔ اس کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے میں ذیل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک اقتباس جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کی تقریر سے درج کرتا ہوں۔ تا کوئی احمدی وصیت جیسی نعمت سے محروم نہ رہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"غرض جیسا میں نے بتایا ہے وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ بعض لوگ غلطی سے خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف تبلیغ اشاعت اسلام کے لئے ہے مگر یہ بات درست نہیں۔ وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے۔ جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روزی کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو پھر تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ درد اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ تعالےٰ مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیوں؟ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ مدد کرے گا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالےٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔

پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں۔ نہ مسٹر روزویلٹ بنا سکتے ہیں۔ یہ اٹلانٹک چارٹر کے دعوے سب ڈھکوسلے ہیں اور اس میں کئی نقائص کئی عیوب اور کئی خامیاں ہیں نئے نظام ہمیشہ وہی لاتے ہیں جو خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے۔ جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی۔ وہ خدا تعالےٰ کے پیغامبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھ دی گئی ہے۔

پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے اس نے نظام نو کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اس نظام نو کی جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے۔ اور جس جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے اور اگر اپنی نادانی کی وجہ سے اس میں حصہ نہیں لے سکا تو وہ اس تحریک کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا ہے اس نے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے کی بنیاد رکھ دی۔

پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے۔ تم تحریک جدید اور "وصیت" کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جاتا ہے وہی جیتتا ہے۔ تم جلد سے جلد وصیت کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو۔ وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیتیں کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینوی برکات سے مالا مال ہو سکیں۔ اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ آخر اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جس کو ردیہہ کہا جاتا تھا۔ جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دور کر دیا اور جس نے امیر اور غریب کو، ہر چھوٹے اور بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی"۔

یہ ہے اس وصیت کا نظام جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے وحی پاکر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور جس کی اہمیت کا اندازہ آپ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر سے لگا سکتے ہیں۔ پس اب ہم احمدیوں کا فرض ہے کہ اس نظام نو کو دنیا میں رائج کریں۔

ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق ہر احمدی موصی ہوتا۔ مگر حالت یہ ہے کہ جماعت کا ابھی کافی حصہ ایسا ہے جو غیر موصی ہے۔ پس ہر احمدی کو ایک دفعہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان پر غور کرنا چاہیئے تا کہ وہ اس رحمت سے محروم نہ رہ جائے جس کے وعدے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کئے ہیں۔ میں تمام اہل قلم حضرات۔ بزرگانِ سلسلہ اور علماءِ سلسلہ کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ وقتاً فوقتاً وصیت کی اہمیت کے سلسلہ میں مضمون تحریر فرماتے رہیں۔ اور تمام پریذیڈنٹ و امراء صاحبان کی خدمت میں بھی یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ رسالہ الوصیت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے لیکچر نظام نو کا جماعتوں میں بار بار درس دیں۔ اور اس کی اہمیت کو ظاہر کرتے ہوئے پرزور تحریک کریں اور کوشش کریں کہ ان کی جماعت میں کوئی فرد ایسا نہ ہو جو موصی نہ ہو۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ اپنے اپنے رنگ میں کوشش فرمائیں۔

دعا ہے کہ مجھے بھی اور باقی سب احمدیوں کو بھی اللہ تعالےٰ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ اور اپنے خاص و بے شمار فضلوں۔ رحمتوں برکتوں۔ انعاموں اور سلامتیوں کا ہم سب کو وارث بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلانِ نکاح

میرے بڑے بھائی ماسٹر خان محمد صاحب (تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ) کا نکاح مسماۃ بشریٰ صادقہ صاحبہ بنت مکرم میاں نور محمد صاحب مغلپورہ لاہور سے مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۸ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو فریقین کے لئے بابرکت کرے اور نیک نتائج پیدا کرے۔ آمین

(خاکسار امان اللہ خاں طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ)

انصار اللہ کا امتحان

انصار اللہ کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۱۹ اکتوبر کو بروز اتوار صبح آٹھ بجے سے ساڑھے نو بجے تک ہوگا۔ مقامی حالات کے لحاظ سے اس میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے ٹی بی سے بیمار ہیں۔ اب سینی ٹوریم میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب کی خدمت میں درمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ خادم حسین کپتان۔ محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ

(۲) خاکسار کا بھائی مستری ورّیام الدین اور اس کی اہلیہ لائلپور میں عرصہ سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

نواب الدین بھاٹی گیٹ۔ لاہور

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بہت تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے۔ لیکن ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سالانہ بجٹ کے مقابلہ میں محض پندرہ فی صدی ہے۔ اس وقت تک تو اس چندہ کی نصف رقم وصول ہو جانی چاہیئے تھی۔ کیونکہ یہ چندہ مئی سے لے کر دسمبر تک آٹھ مہینوں میں پورا وصول ہو جانا چاہیئے تھا تا جلسہ سالانہ کا خرچ اسی چندہ کی آمد سے ادا ہو جائے۔ کئی جماعتوں کی طرف سے نصف وصولی بھی ہو چکی ہے۔ بلکہ بعض جماعتیں تو اس سال کا سال بھر کا بجٹ پورا کر چکی ہیں۔ دوسری تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پوری توجہ اور محنت سے شروع کر دیں۔ اب مزید التواء کی گنجائش نہیں۔ (ناظر بیت المال)

آپ کا بچہ آپ سے انعام یا تحفہ کی تمنا رکھتا ہے!

یہ ایک فطری خواہش ہے کہ ہر بچہ اپنے کسی اچھے کام پر یا خوشی کے موقع پر خواہش رکھتا ہے کہ آپ اسے انعام یا کوئی تحفہ دیں اور اس طرح اس کی دلداری کریں۔ انعام یا تحفہ کے انتخاب میں بہتر صورت یہ ہوتی ہے کہ کوئی مفید دیرپا اور دلچسپ چیز تلاش کریں۔ یہ انتخاب آپ کے بچے کی دلچسپی اور خوشنودی کا موجب ہوگا اور دیر تک آپ کے متعلق احسان مندی اور شکریہ کے جذبات بھی اس کے دل میں قائم رکھے گا۔

مرکز اس بارہ میں آپ کی راہنمائی کے لئے بخوشی آمادہ ہے۔ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر نگرانی شائع ہونے والا دلچسپ۔ مفید اور معلوماتی رسالہ تشحیذ الاذہان اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہے۔ آپ کے عزیز کے لئے دلچسپیوں اور معلومات کا سامان لے کر ہر ماہ گھر بیٹھے یہ آپ تک پہنچتا رہے گا۔ سال بھر میں کتنی بار آپ کا یہ انعام اور تحفہ آپ کے عزیز کو پیش کیا جائے گا۔ آج ہی اس کی خریداری قبول فرمائیے۔ آپ کا عزیز یقیناً اسے پسند کرے گا۔ انشاء اللہ۔

سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔ مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انیس ۱۹ سالہ تاریخی کتاب چھپ رہی ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انیس سالہ تاریخی کتاب چھپ رہی ہے۔ وہ جو بقایا دار ہیں اگر وہ جلد از جلد زیادہ سے زیادہ اس ماہ کے آخر تک مرکز میں اپنا بقایا بمد بقایا انیس ۱۹ سالہ ارسال فرمائیں۔ تو ان کا نام لانے کی کوشش کی جائے گی۔ ورنہ ایسے بقایا داران کے نام فہرست میں شائع نہ ہوں گے۔ اور افسوس کے ساتھ کاٹ دیئے جائیں گے۔ پس بقایا دار فوری توجہ فرما کر اپنا بقایا انیس ۱۹ سالہ ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

برکت علی خاں سابق وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

دعائے نعم البدل

برادرم نور علی صاحب کا چھوٹا لڑکا ۸/۱۰ کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے۔

خالد ہدایت بھٹی

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ صالحہ اصغر عرصہ سے بیمار ہے۔ آجکل وہ بغرض علاج لاہور ہے .... احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور اسے دینی اور دنیوی مقاصد میں اعلیٰ کامیابی عطا کرے۔ (اہلیہ مولوی محمد یعقوب صاحب انچارج شعبہ زود نویسی)

خاکسار کے دو مفقود الخبر افریقن لڑکے

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون

جیسا کہ الفضل میں قبل ازیں اعلان ہو چکے ہیں خاکسار کے دو بڑے افریقن بچے جو کہ میں ۱۹۴۹ء میں سیرالیون سے بغرض تعلیم و تربیت ربوہ لایا تھا مفقود الخبر ہو چکے ہیں بڑا لڑکا محمد ادریس تو تقریباً ۴ / ۵ سال سے مفقود ہے۔ اب چند ماہ سے میرا دوسرا لڑکا بنام محمد بشیر بھی کہیں بھاگ گیا ہوا ہے۔ اور اب تک لاپتہ ہے۔

اولاد خواہ اچھی ہو یا بری ماں باپ کی ان سے طبعی محبت اور خونی رشتہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہ خاکسار پاکستان سے اس قدر دور بیٹھا اپنے بچوں کی تلاش کے سلسلہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ جملہ جماعت ہائے پاکستان کے احباب اور بزرگان سلسلہ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ از راہ ہمدردی میرے بچوں کی تلاش میں امداد فرمائیں۔ نیز آپ وہ دعا فرمائیں۔ کہ ان کا پتہ مل جائے۔ یا وہ خود بخود گھر واپس آ جائیں۔ دوم احباب اپنے شہروں میں ذرا نظر رکھیں۔ ممکن ہے اچانک کبھی کسی صورت کی ان پر نظر پڑ جائے۔ یا کوئی اطلاع و خبر مل جائے۔ تو ایسی صورت میں نہ صرف والدین کو ربوہ میں یا دفتر وکالت تبشیر ربوہ کو اطلاع دے دیں۔ یا لاہور میں برادر مکرم عبد الحکیم صاحب ۴۲ میکلوڈ روڈ لاہور کو بذریعہ خط یا تار مطلع کر دیں۔ بندہ احباب کا بے حد ممنون ہوگا۔ اور ہر قسم کا خرچ ادا کر دے گا۔ دونوں کی ماں افریقن ہونے کی وجہ سے ان پر افریقن رنگ روپ غالب ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ جلدی پہچانے جا سکتے ہیں۔ دیگر کوائف مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) نام محمد ادریس عمر تیرہ چودہ سال بال گھنگھریالے قد ذرا چھوٹا جسم فربہ رنگ سانولا

(۲) نام محمد بشیر عمر بارہ سال رنگ سانولا بال گھنگریالے قد قدرے لمبا جسم پتلا

اعلان دار القضا

مکرم چوہدری سردار احمد خان صاحب ڈپٹی کلکٹر محکمہ انہار لائل پور ڈویژن نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ صاحبہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ فوت ہو چکی ہیں۔ مرحومہ کے نام ایک قطعہ اراضی پلاٹ نمبر ۱۷ بلاک ۸ محلہ دار النصر ربوہ رقبہ ایک کنال ۱۷ فٹ ہے۔ علاوہ ازیں مرحومہ نے ۵۰۰ روپے برائے حصول ایک کنال مزید داخل صدر انجمن احمدیہ کرایا ہوا ہے۔ مرحومہ کی وفات کے بعد اس زمین کا میں ہی وارث ہوں۔ نیز یوں بھی مرحومہ نے مجھ سے روپیہ لے کر دیا تھا۔ اس لئے یہ زمین دو کنال ۱۷ فٹ میرے نام منتقل کی جائے۔ اگر مرحومہ کے کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ ناظم دار القضاء

ضروری اطلاع

تحریک جدید نے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی تقریر جلسہ سالانہ Our Foreign Missions کے نام سے شائع کی ہے۔ کتاب کا سائز ۲۰ × ۳۰ اور ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ کاغذ ولایتی اور چھپوائی وغیرہ نہایت دیدہ زیب ہے۔ علاوہ ازیں اس میں تیرہ فوٹو بھی ہیں۔ کتاب کی اصل قیمت بلحاظ لاگت ۱۲/ ہے لیکن رعایتی قیمت ۱۰/ رکھی گئی ہے۔ جن احباب کو ضرورت ہو وہ ۱۰/ آنے کے ٹکٹ بھیجکر وکالت تبشیر سے طلب فرمائیں۔ (نائب وکیل التبشیر)

گورنمنٹ پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی

سہ سالہ کورس ڈپلومہ ۱۲۰ سیٹیں

شرائط۔ میٹرک (سائنس و ریاضی) عمر ۱۵ تا ۲۰

درخواستیں ۲۰/۱۰/۵۸ تک بنام پرنسپل۔ پراسپکٹس و فارم درخواست ڈائرکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن ۳/ ایف گلبرگ لاہور سے طلب کریں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

اپنا روپیہ امانت فنڈ تحریکِ جدید میں جمع کرائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں :-

"امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرانے کے لئے ہی تھا . . . اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی جائے ۔ اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے"۔

"پس میری تجویز یہ ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو تا جب نہ ملے تو اُسے کھاسکو اور اسی غرض سے میں نے "تحریک جدید امانت فنڈ" قائم کیا تھا ۔ جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے . . . . پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اُسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ روپیہ یا دو پیسہ ہی کیوں نہ ہوں"۔

امانت فنڈ تحریک جدید سے آپ جب چاہیں بغیر کسی دقت کے اپنا روپیہ واپس لے سکتے ہیں ۔ آج ہی اپنا حساب کھلوائیں ۔ مبلغ پانچ روپے سے حساب کھولا جاسکتا ہے۔

خاکسار :- وکیل المال تحریک جدید ۔ ربوہ

اناج کی ذخیرہ اندوزی کے سدِ باب کا حکم جاری کر دیا گیا

افراد خاندان کیلئے فی کس سات من گندم رکھنے کی اجازت

کراچی ۱۱ر اکتوبر۔ ناظم اعلیٰ مارشل لاء جنرل محمد ایوب خان نے غلہ کی ذخیرہ اندوزی کے سدِ باب کے لئے ایک حکم جاری کیا ہے جس پر فی الفور عمل شروع ہو گیا ہے۔ اس حکم میں کہا گیا ہے کہ جس شخص کے قبضہ میں مقررہ مقدار سے زائد غلہ ہوگا وہ ریگولیشن نمبر ۲۱ کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا جس کے لئے سزائے موت دی جا سکتی ہے۔

اب کسی شخص کو اجازت نہیں ہوگی کہ وہ اہل و عیال اور ملازموں کے استعمال کے لئے مقررہ مقدار یا بیج وغیرہ کے لئے مقررہ مقدار سے زیادہ غلہ اپنے قبضے میں رکھے۔ بیج کے لئے چالیس سیر فی ایکڑ مقرر ہے۔ اسی طرح اہل و عیال اور گھریلو ملازموں کے لئے فی کس چھ من چاول یا آٹا یا نو من دھان یا سات من گندم یا دونوں کی آمیزش کی ایک مقدار مقرر ہے جو چھ من فی کس چاول یا آٹے کے برابر ہے۔ باقی ماندہ غلے کی مقدار کے لئے متعلقہ افسروں کو تحریری طور پر اطلاع دینی پڑے گی۔ جو ناظم اعلیٰ مارشل لاء یا ناظم مارشل لاء یا متعلقہ علاقے کے ناظم کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں یا کئے جائیں گے۔ اطلاع میں یہ بھی لکھنا پڑے گا کہ یہ ذخیرے کہاں کہاں ہیں۔ ان ذخیروں کو متعلقہ افسروں کی اجازت کے بغیر فروخت یا منتقل نہیں کیا جائیگا۔ متعلقہ افسر حکومت کے اعلان کردہ نرخوں پر ان ذخیروں کو خرید لیں گے۔ اگر متعلقہ افسروں کو یقین ہو جائے کہ کوئی شخص ذخیرہ اندوزی کے سدِ باب کے حکم کی خلاف ورزی کر رہا ہے یا کرنے والا ہے تو وہ اس شخص یا اس کے کسی ذخیرے کی تلاشی لینے، اس کے غلے کے ذخیرے، اسکی گاڑی یا جانور وغیرہ کو ضبط کرنے کے مجاز ہوں گے۔

اشتہار زیرِ دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال بہادر باختیارات A.C. I جھنگ

مقدمہ نمبر ۱۶ فک الرہن با قبضہ موضع جلالپور کملانہ تحصیل شورکوٹ

اللہ دتہ۔ اللہ بخش۔ محمد بخش۔ احمد بخش۔ انور علی۔ رحیم علی پسران مولا بخش سکنہ بستی اسلام تحصیل شورکوٹ بنام جگن ناتھ۔ رام ناتھ۔ مرگھناتھ پسران شنکر قوم برہمن غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۱۵۹ کا ½ حصہ بقدر ۱۱/۹ کنال و کھاتہ ۶۴ کا ½ حصہ بقدر ۲۰ کنال واقعہ موضع جلالپور کملانہ تحصیل شورکوٹ۔

بمقدمہ عنوان مندرجہ بالا میں جگن ناتھ وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۷/۱۰/۵۸ کو صبح ۹ بجے اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آ کر پیروی مقدمہ کریں۔ بصورت بعدم حاضری ان کے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۴/۱۰/۵۸ بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت جاری کیا گیا ہے۔

(مہر عدالت)

(دستخط) افسر مال صاحب بہادر
جھنگ

نارتھ ویسٹرن ریلوے - لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(۱) مجھے مندرجہ ذیل کام کے لئے ۱۷ر اکتوبر ۵۸ء کے بارہ بجے دن تک نظرثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی نرخ پر مبنی مقررہ فارموں پر (جو میرے دفتر سے تاریخ مذکورہ بالا کے ½ ۱۱ بجے تک بحساب ایک روپیہ فی فارم مل سکتے ہیں) سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ آمدہ ٹنڈر ۱۷ر اکتوبر کو ہی حاضرین کے سامنے بارہ بجے دن کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	نوعیت کام	تخمینہ لاگت معہ ٹنڈر پرسنٹیج	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
(۱)	ریلوے سٹیشن لاہور شہر کے پلیٹ فارم ۵ کے شیڈ کے Eave Boards کی مرمت	۲۲ ہزار روپیہ	پانچ سو روپیہ	۲ دو ماہ

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں۔ ۱۷ر اکتوبر سے قبل اپنے نام اس فہرست میں مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کر کے درج کرا سکتے ہیں اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

(۳) مفصل شرائط و ہدایات اور نظرثانی شدہ شیڈول ریٹ اور تخمینہ ہائے لاگت وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ ادارہ ریلوے اس بات کا پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔ زرضمانت جناب ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۱۷ر اکتوبر سے قبل جمع کرا دینا ٹھیکیداروں کے لئے مفید ہوگا۔

ٹنڈروں میں پرسنٹیج ریٹ کامل اعداد میں درج ہونا چاہیئے۔ کسور پر مشتمل نرخ قابل نامنظوری ہوں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

NO-12 8-17/16/1/77

مشرقی پاکستان میں گرفتاریاں

(بقیہ صفحہ اوّل)

وہ یہ ہیں:-

(۱) مسٹر اصغر علی شاہ سی۔ ایس۔ پی ایڈیشنل ڈویلپمنٹ کمشنر اور سیکرٹری محکمہ تجارت محنت وصنعت حکومت مشرقی پاکستان (۲) مسٹر امین الاسلام چودھری سی۔ ایس۔ پی انڈر سیکرٹری محکمہ تجارت محنت وصنعت حکومت مشرقی پاکستان۔ اور مسٹر ایم۔ اے جبار چیف انجینئر محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت مشرقی پاکستان۔

درخواست دعا

سردار غلام محمد صاحب قیصرانی محلہ دارالصدر ربوہ کی بہو صفیہ بیگم شدید بیمار رہی اور لاہور کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

سول عدالتوں کے سابقہ فیصلوں پر نظرثانی نہیں کی جائیگی

پشاور ۱۳ر اکتوبر۔ پشاور ایریا میں مارشل لاء کے ناظم میجر جنرل بختیار رانا نے واضح کیا ہے کہ مارشل لاء کے حکام کسی حال میں بھی ان مقدمات کی از سر نو سماعت نہیں کرینگے جن کے فیصلے قانونی عدالتیں پہلے کر چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص کسی عدالت کے فیصلے سے مطمئن نہیں تو اسے عام قانون کے تحت اعلیٰ عدالتوں میں اپیل کرنی چاہیئے۔